بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۸ تبلیغ ۱۳۴۳ ہش / ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۸۳ ھ / ۸ فروری ۱۹۶۴ء	نمبر ۳۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۷ فروری بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ رات نیند آ گئی۔ اِس وقت بھی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

حضرت سیدہ اُمِّ مظفر احمد صاحبہ کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ ۷ فروری۔ ٹیلیفون کی لائن میں خرابی کے باعث آج صبح لاہور سے حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع حاصل نہیں ہو سکی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب جرمنی سے واپس تشریف لے آئے

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اکتوبر ۱۹۶۳ء میں اپنے ایک کام کے سلسلہ میں جرمنی تشریف لے گئے تھے پچھلے دنوں بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں۔ احباب آپ کے حصولِ مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذکرِ الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے

خدا کی یاد میں ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہیئے اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے

"انسان ہر وقت محتاج ہے اُس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو (کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے) کہ اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف، اسی کی یاد میں لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔ پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا، وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا یہ دین ہرگز نہیں۔ یہ سیرت کفار ہے۔ بلکہ جو دم غافل وہ دم کافر والی بات بالکل راست اور صحیح ہے چنانچہ قرآن شریف میں ہے اُذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ یعنی اے میرے بندو تم مجھے یاد کیا کرو اور میری یاد میں مصروف رہا کرو میں بھی تم کو نہ بھولوں گا۔ تمہارا خیال رکھوں گا اور میرا شکر کیا کرو اور میرے انعامات کی قدر کیا کرو اور کفر نہ کیا کرو۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ذکرِ الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے۔ پس جو دم غافل وہ دم کافر والی بات صاف ہے۔ یہ پانچ وقت تو خدا تعالیٰ نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہیئے اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ پر کسی طرح کی امید اور بھروسہ کرنے کا حق رکھ سکتا ہے۔" (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء)

۲۹ رمضان تک چندہ وقف جدید ادا کرنیوالے مخلصین کیلئے اطلاع

حسب سابق امسال بھی ۲۹ رمضان کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان مخلصین کے لئے دعا کی درخواست کی جائے گی جو اپنا چندہ وقف جدید مذکورہ تاریخ تک ادا کر چکے ہوں گے۔ پس دوست جلد از جلد ادائیگی فرما کر سابقون کے اس گروہ میں شامل ہونے کی کوشش فرماویں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا عزم انگلستان اور درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ایک ہفتہ کے لئے لنڈن تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ نے فرمایا ہے کہ جملہ احباب جماعت خصوصیت سے دعائیں کریں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سفر و حضر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کا حافظ و ناصر ہو۔ آپ بخیریت وہاں پہنچیں، خیر و عافیت کے ساتھ وہاں رہیں اور خیر و عافیت کے ساتھ کامیاب و بامراد واپس تشریف لائیں۔ آمین

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

مورخہ ۸ر فروری ۱۹۶۴ء

برکات اُنکو ملتی ہیں جو جدّ و جہد کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ مارچ ۱۹۲۷ء جو الفضل ۵ فروری ۱۹۶۴ء میں شائع ہوا ہے دینی لٹریچر میں ایک ایسا عظیم ادبی شاہ پارہ ہے اور جادۂ تقوٰی کے رہ پیماؤں کے لئے ایک ایسا چراغ راہ ہے کہ چاہیئے کہ ہر احمدی اس کو جلی لکھوا کر اپنے کمرے میں لٹکا لے۔ اگر ہم صرف اسی خطبہ کو اپنا راہنما بنا لیں اور اس میں جو کچھ فرمایا گیا ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش شروع کر دیں تو یقیناً ہم اس راستہ پر گامزن ہو جائیں جو اللہ تعالے نے ہمارے لئے منتخب فرمایا ہے اور جس راستہ پر چل کر ہم وہ منزل مقصود حاصل کر سکتے ہیں جو اللہ تعالے نے ہمارے لئے مقرر کی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

" اللہ تعالے کے نشان تمہارے سامنے آئے اور اس قدر آئے کہ اور لوگوں کے سامنے اتنے نہیں آئے۔ خدا تمہارے لئے بالکل ظاہر ہو گیا۔ اس کا جلال تمام شوکت کے ساتھ تمہارے لئے نمایاں ہو گیا۔ اس کے کلام اور صفات کا ایک نشان نہیں کئی نشان صاف طور پر تمہارے سامنے آئے پر افسوس! کئی ہیں جن کے دلوں پر مہریں لگی ہوئی ہیں۔ کئی ہیں کہ ان کے قلوب پر زنگ لگا ہوا ہے۔ انہوں نے ان سب باتوں کی قدر نہ کی پس میں انہیں ہوشیار کرتا ہوں کہ وہ الٰہی نشانوں کی قدر کریں اور زندگی کو غنیمت سمجھیں غفلتوں کو چھوڑ دو اور سستیوں کو ترک کر دو اور خدا کے آگے گر جاؤ وہ رحیم ہے بخش دیگا اسے پکارو وہ پکار سنے گا۔ تمہاری تکالیف دور کر دے گا۔ تمہیں ترقی دے گا سلسلہ اس کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ ایسے سامان کرے گا کہ ترقی حاصل ہو گی لیکن اگر اس کے آگے نہ جھکو گے تو جو کچے دھاگے کی طرح ہوں گے توڑ کر پھینک دئے جائیں گے۔ پس تم مضبوط دھاگے کی طرح ہو جاؤ تا ٹوٹ کر الگ نہ جا پڑو اور پیشتر اس کے کہ تم دنیا کی نظروں میں گرا دیئے جاؤ اور ذلیل بنائے جاؤ۔ تم خدا کے تعلق کو مضبوط بنا لو تا اس کی مغفرت تمہیں اپنے اندر چھپا لے اور اس کی طرف سے دھتکارے جانے کی بجائے اسکی رحمت کے وارث ہو جاؤ۔ پس اپنے زنگوں کو دھو ڈالو اور عیبوں کو دور کر دو کہ تم پر وہ رحم کرے۔ دنیا کی ملامت کی پرواہ نہ کرو دنیا اگر تمہیں بُرا کہے اور تم اچھے ہو تو تم بُرے نہیں ہو جاؤ گے اور دنیا اگر اچھا کہے اور تم خدا کی نظر میں بُرے ہو تو اچھے نہیں ہو سکتے۔ دنیا کی نظروں میں ذلیل اور معیوب ہونا کوئی خطرناک بات نہیں۔ خطرناک بات یہ ہے کہ خدا کی نظروں میں تم ذلیل اور معیوب ہو جاؤ۔ جن کے دلوں میں خدا کی محبت ہوتی ہے وہ خدا کی رضا طلب کرنے والے ہوتے ہیں اور صرف اسکی خوشنودی ان کے مدنظر ہوتی ہے وہ دنیا کی باتوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ دنیا کے طعنے ان پر اثر نہیں کرتے وہ ان طعنوں کے درمیان خدا کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں لیکن جن کے دل خدا سے دور ہوتے ہیں وہ طعنوں سے ڈرتے ہیں اور دنیا کے لوگوں کی باتیں انہیں فکرمند کر دیتی ہیں۔ وہ لوگوں کی نظروں میں تو اچھے ہوتے ہیں لیکن خدا تعالے کی نظروں میں اچھے نہیں ہوتے پس تم کوشش کرو کہ خدا تعالے کی نظروں میں اچھے ہو جاؤ۔ وہ تمہیں پسند کرے اور اس بات کی پرواہ نہ کرو کہ دنیا کے لوگ تمہیں پسند نہیں کرتے اور اچھا نہیں کہتے۔ چونکہ وہ خدا تعالے کے مقابلہ میں تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ کوشش کرو کہ خدا تعالے کے نزدیک ہو جاؤ۔" (الفضل ۵/۲/۶۴ ص ۲ و ۳)

ہم نے یہ طویل اقتباس بطور تحدیثِ نعمت کے یہاں نقل کیا ہے۔ اس کے لفظ لفظ پر غور فرمایئے کیا یہ ایک مومن کے دل میں اتر جانے والے الفاظ نہیں؟ مگر یہ صرف الفاظ نہیں ان الفاظ کے پیچھے ایک تڑپتا ہوا دل ہے جو بول رہا ہے۔ یہ الفاظ اس دل کے خون سے لتھڑ کر زبان پر آ رہے ہیں کتنی ہمدردی ہے ان پیارے الفاظ میں۔ مگر ہم نے اگر ان الفاظ کی قدر نہ پہچانی اور ان کو معمولی سمجھ کر نظرانداز کر دیا تو پھر ان کا کوئی فائدہ نہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے دراصل اسلام کی روح مجسم کر کے ہمارے سامنے رکھدی ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا ہے کہ ہمارا اجر لوگوں کے پاس نہیں ہے۔ دنیا ہم کو کچھ بھی نہیں دے سکتی۔ اسلئے ہم کو جو کچھ کرنا ہے وہ دنیا کی خوشنودی کے پیش نظر نہیں کرنا۔ البتہ ہمارا اجر اللہ تعالے کے پاس ہے۔ وہی ہمارا مطمح نظر ہے۔ اگر ہم نے دنیا کی خوشنودی حاصل کرنی تھی تو جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کی کیا ضرورت تھی دنیا تو آجکل بھی ہمیشہ کی طرح کفر و شرک کے کارخانوں میں کمائی جا سکتی ہے۔ آپ تو دنیا کو لات مار کر ہر کشش کے علی الرغم جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ آپ نے رشتوں ناطوں کو توڑا ہے۔ دوستوں احباب کو چھوڑا ہے۔ دولت۔ عزت و ناموس سے منہ موڑا ہے۔ الغرض ساری کی ساری دنیا کو ترک کیا ہے۔ کسلئے؟ صرف اسلئے کہ آپ ان برکات کے حامل بنیں جو اللہ تعالے نے اپنے بندوں کے لئے مخصوص کی ہیں۔ وہ برکات جو دنیا کو نظر آئیں یا نہ آئیں مگر آپ کو ٹھوس صورت میں نظر آ رہی ہیں۔ آپ کو وہ مل رہا ہے جس کا یہ دنیا ہے جس نے یہ کارخانۂ کائنات برپا کیا ہے۔ یہ ہے وہ برکتوں کی برکت جس کے لئے آپ بیقرار ہو کر نکلے ہیں اب جب آپ ان برکات کے قریب آ چکے ہیں تو آپ کو کوئی ایسی بات تو نہیں کرنی چاہیئے جس سے آپ کے کئے کرائے پر پانی پھر جائے پیاسا کنوئیں کے پاس پہنچ کر محروم رہ جائے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے:۔

الذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

یعنی ہم اپنے راستوں پر ان لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں جو ہمارے لئے کوشش کرتے ہیں جو جدوجہد کرتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالے خود ہمارے دلوں پر نازل ہوتا ہے مگر یہ ہمارا کام ہے کہ اپنے مہمان کے خیر مقدم کے لئے ہم اپنے دلوں کو اس طرح سجا بنا کر تیار کریں جو اس کی شان کے لائق ہو۔ جو اس کے نزول اجلال کی قابلیت رکھتا ہو۔ بے شک ہم اللہ تعالے کو اپنے حواس سے محسوس نہیں کر سکتے۔ ہم اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہیں تو نہیں دیکھ سکتے۔ ہم اس کو اپنی انگلیوں سے چھونا چاہیں تو نہیں چھو سکتے۔ ہم اس کو اپنی ناک سے سونگھنا چاہیں تو نہیں سونگھ سکتے۔ ہم اپنے ان کانوں سے اس کی آواز سننا چاہیں تو نہیں سن سکتے۔ ہم اس کا مزہ زبان سے چکھنا چاہیں تو نہیں چکھ سکتے۔ بے شک اگر ہم چاہیں تو ایسا نہیں کر سکتے۔ تاہم اگر اللہ تعالے خود ہمارے حواس پر نازل ہونے کا ارادہ کرے تو ہو سکتا ہے مگر اس کا امکان اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ہمارے حواس آئینہ کی طرح مصفا ہوں اور یہ بغیر محنت کے نہیں ہو سکتا۔ فطری طور پر کمی بیشی ہو سکتی ہے لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی جب وہ نازل ہوا تو اسکے لئے آپ کو بھی غارِ حرا میں دنوں بلکہ مہینوں جدوجہد کرنی پڑی۔ آپ کئی کئی دنوں کا کھانا لے کر جاتے اور رو رو کر گڑگڑا کر عاجزی کرتے۔ آپ نے وہ مانگا نہیں تھا جو آپ کو دیا گیا مگر اللہ تعالے نے آپ کو زرِ کامل العیار پا کر اپنے آپکو آپ پر نازل فرمایا۔

یہ دنیا اللہ تعالے کی برکات سے بھری پڑی ہے مگر یہ اسی کو ملتی ہے جو ان کو حاصل کرنے کیلئے نکلتا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے فرماتے ہیں:۔

"کون ہیں جو ان رحمتوں اور برکتوں کو پا سکتے ہیں وہ وہی ہیں جو ان کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتے ہیں جو اپنے برتن کو ان کے بھرنے کے واسطے کھلا کرتے ہیں لیکن جو ایسا نہیں کرتا اور غافل رہتا ہے وہ نہ برکتیں پاتا ہے نہ رحمتیں بلکہ دکھ اٹھاتا ہے اور عذاب محسوس کرتا ہے غرض جو خصوصیت ان مقامات کی ہے اس سے وہی فائدہ اٹھائیگا جو فائدہ اٹھانے کی کوشش کریگا اور جو کوشش نہیں

آواز دی ہے تجھکو خدا نے

آواز دی ہے تجھ کو خدا نے
چاہے تو مانے چاہے نہ مانے

اُگلے زمیں نے اپنے خزانے
کی ہے فلک نے رحمت کی بارش

آتے بھی جاتے بھی ہیں زمانے
چلتی ہے دُنیا منزل بہ منزل

چکّی میں آخر پستے ہیں دانے
اُگتے ہیں مٹی کو چیر کر جو

لاکھوں پڑے ہیں انکی گلی میں
تو ٹیر جیسے چاتر سیانے

نہایت جامع اور لطیف دُعائیں

قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کی پُرمعارف دعائیہ تفسیر

فرمودہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۳ء کے اختتامی اجلاس میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو نہایت جامع اور پُر اثر دعائیں پڑھ کر سنائی تھیں وہ درج ذیل کی جاتی ہیں تاکہ احباب رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں خاص طور پر ان دعاؤں کو پیش نظر رکھ سکیں۔ دراصل یہ دعائیں قرآن مجید کی آخری تین سورتوں کی نہایت لطیف اور جامع تفسیر پر مشتمل ہیں۔ یہ تفسیر محترم صاحبزادہ صاحب نے ۱۹۶۰ء کے رمضان المبارک میں مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۰ء مطابق ۲۹ رمضان المبارک کو درس قرآن مجید دیتے ہوئے بیان فرمائی تھیں۔ یہ دعائیہ تفسیر مختصر ہونے کے باوجود اتنی جامع اور لطیف ہے کہ اس میں قریب قریب وہ تمام جماعتی دعائیں آجاتی ہیں جن کا اس زمانہ میں خصوصیت کے ساتھ ہمیں التزام رکھنا چاہیئے۔

اے ہمارے اللہ! اے ہمارے ربّ! تُو ازلی ابدی خدا ہے، خالق و مالک اور حیّ و قیّوم ہے۔ تُو اپنی ذات میں اکیلا اور منفرد ہے ذات اور صفات میں کوئی تیرا ہمتا اور ہمسر نہیں۔ حقیقی محسن تُو ہی ہے اور تُو ہی سب تعریفوں کا حقیقی مستحق ہے۔ تُو بلند درجات والا اور غیر محدود ہے۔ تیری غیر محدود نعمتیں تیری اَن گنت مخلوق پر ہر آن اور ہر لحظہ جاری ہیں۔ تیرے قرب کے دروازے غیر محدود ہیں اور ہمیشہ کھلے رہتے ہیں۔ کوئی مقامِ قُرب ایسا نہیں جس سے آگے قرب کا کوئی اور مقام نہ ہو۔

اے صمد خدا! تو کسی کا محتاج نہیں اور سب مخلوق تیری محتاج ہے۔ ہم بھی تیرے ہی محتاج ہیں اور تیرے ہی سامنے اپنی ضرورتوں اور احتیاجوں کو پیش کرتے ہیں۔ اے لم یلد خدا! اے لم یولد خدا! تُو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ تُو نے اپنی صفات کسی سے ورثہ میں حاصل نہیں کیں اور نہ کوئی اور اِن صفات کو تجھ سے ورثہ میں حاصل کریگا۔ کوئی ہستی اور کوئی وجود تیرا مماثل اور مشابہ نہیں۔ اپنی ذات اور اپنی صفات میں تُو یکتا ہے۔

اے ہمارے خدا! جو واحد یگانہ ہے، اے ہمارے ربّ جو ازلی اور ابدی ہے، تُو نے ہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک کامل اور ایک مکمل شریعت دے کر دنیا کی طرف بھیجا ہے۔ تُو نے ہی آپ کو روحانی دنیا کے لئے سورج بنایا ہے۔ ہم تیرا واسطہ دے کر تجھ سے ہی یہ دُعا کرتے ہیں کہ تُو ہمیں اپنی اس روشنی کی سب برکتوں سے مالامال کر۔ اے خدا، روحانی علوم کے یہ دریا اور دنیوی ترقیات کی یہ فراوانی ہمیں خود پسندی کی طرف نہ لے جائے اور عیش و عشرت میں نہ ڈبو دے۔ اے خدا! ہم پر ایسا فضل کر کہ جس طرح تُو اپنے سورج کو آہستہ آہستہ اور بتدریج نصف النہار تک لے جا رہا ہے۔ ہم بھی تیری صفتِ ربوبیت کے ماتحت آہستہ آہستہ اور بتدریج روحانی کمالات تک پہنچتے رہیں۔ اے خالق خدا، خیر و برکات کے جو سامان تُو نے پیدا کئے ہیں انسان اپنی غفلت اور سستی کی وجہ سے ان میں سے اپنے لئے کبھی شر کے سامان بھی پیدا کر لیتا ہے۔ اے خدا، تو ہمیں توفیق دے کہ ہم تیرے فضل اور تیری ہی رحمت سے ہر شر سے محفوظ رہیں۔ اے خالق و مالک خدا، دنیا والے آج دنیوی سہاروں اور دنیاوی سامانوں پر بھروسہ کر رہے ہیں۔ اے ہمارے ربّ، تُو ہماری پناہ بن جا، تُو ہمارا ملجا ہو جا۔ ہمارا بھروسہ تیرے سوا اور کسی پر نہیں۔

اے خدا، تُو نے اپنے قرآن میں نفع کی ہر بات اور ترقی کا ہر اصول رکھا ہے۔ تُو ہی ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم قرآنی تعلیم کو کبھی نہ چھوڑیں تا ایسا نہ ہو کہ یہ دونوں جہان ہمارے لئے جہنم بن جائیں۔

اے ہمارے ربّ! تیرا مسیح ثریا سے ہمارے لئے علوم قرآنی لے کر آیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد

"پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۹-۱۰۰)

اور تیرے خلیفۂ اول نے ہمیں ان علوم کے سکھانے میں اپنی زندگی بسر کی۔ اے خدا تیرے ہزاروں ہزار صلوٰۃ اور سلام ہوں ان پر۔ اے خدا تیرے خلیفہ ثانی نے تجھ سے الہام پا کر تیرے قرآن کے علوم کو سیکھا اور دن رات ایک کر کے اور اپنے آرام کی گھڑیوں کو قربان کر کے علومِ قرآنی کے ان خزانوں سے ہماری جھولیاں بھریں اور ہمارے دل ان سے منور کیا۔ اے خدا آج وہ بیمار ہیں اور ہم بے بس مگر تُو تو شافی اور کافی خدا ہے تجھے تیرے ہی منہ کا واسطہ تُو ہمارے پیارے امام کو شفا دے اور بیماری کا کوئی حصہ باقی نہ رہنے دے۔ آپ کی زندگی میں برکت ڈال اور آپ کی قیادت اور رہنمائی میں دنیا کے کناروں تک اپنے دین کی اشاعت کی ہمیں توفیق بخش اور ہم میں سے جو افراد اس وقت آپ کی خدمت کر رہے ہیں ان پر بھی اپنا فضل اور رحمت نازل فرما۔

اے محسن خدا! تو نے ہی افراط و تفریط کی دو پہاڑیوں کے درمیان اسلام جیسا خوبصورت میدان بنایا ہے اے خدا۔ ایسا کر کہ ہم اسلام کی تعلیم سے کبھی منحرف نہ ہوں ہمارا قدم اس میدان سے کبھی باہر نہ نکلے اے ہمارے رب اور روحانی فیوض تُو نے ہم پر موسلا دھار بارش کی طرح برسائے ہیں ایسا نہ ہو کہ یہی روحانیت ہم میں کبر و نخوت کے جذبات پیدا کر کے ہمارے لئے ہلاکت کا باعث بن جائے۔ اے خدا۔ تو نے آسمان سے دودھ اتارا ہے۔ اے خدا ہمارے پیالے اس دودھ سے ہمیشہ بھرے رہیں۔ اے ہمارے رب ان وعدوں کے مطابق جو تو نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے تھے تو نے اپنی تقدیر کی تاروں کو ہلانا شروع کیا ہے اور اب وقت آگیا ہے کہ اسلام کی لائی ہوئی تعلیم ساری دنیا میں پھیل جائے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وسط آسمان میں سورج کی طرح چمک کر ساری دنیا کو منور کر دیں۔ اے خدا ہمیں اعمالِ صالحہ کی توفیق دے ہماری دستگیری فرما اور اس روشنی سے زیادہ سے زیادہ متمتع فرما اور ہمارے ان بھائیوں کو جو تیری تعلیم کو پھیلانے کے لئے دنیا کے کونے کونے اور ملک ملک میں پھیلے ہوئے ہیں اپنی رحمتوں سے نواز۔ ان کے تقویٰ میں برکت دے ان کی قلموں اور ان کی زبانوں پر اپنے انوار نازل کر اور ان کی کوششوں کو دجّال کے ہر دجل اور شر سے محفوظ رکھ۔ اے خدا! ایسا کر تیرے یہ کمزور بندے ہر فرد و بشر کے دل میں تیری توحید کا بیج اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں۔ اے خدا اپنے فضل سے تو ایسے سامان پیدا کر کہ یہ انوار جو تیری طرف سے بنی نوع انسان کی ترقیات کے لئے نازل ہوئے ہیں دنیا کی نظر سے کبھی اوجھل نہ ہوں یہاں تک کہ دنیا کے ہر گھر اور ان گھروں کے سب مکینوں کے دلوں سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند ہوتا رہے۔

اے قدیر و حکیم خدا جس طرح تُو نے اپنے مسیح کے لئے چاند اور سورج کو گرہن لگایا ہے ایسا ہو کہ اسی طرح تمام مذاہب باطلہ کے نقلی سورجوں اور چاندوں کو بھی گرہن لگ جائے۔

اے ہمارے رب! تو ہمیں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مددگاروں میں سے بنا اور اُن آفات اور عذابوں سے ہمیں ہمیشہ بچا جو آپ کے مخالفوں کے لئے مقدّر ہو چکے ہیں، اور شرک اور بدعت اور ظلم کی ہر قید و بند سے ہمیں ہمیشہ محفوظ رکھ۔ اے خدا ہمیں نیکی اور تقویٰ پر ہمیشہ قائم رکھ اور بد خصلت وساوس پیدا کرنے والوں سے ہمیں ہمیشہ پناہ دے تا ہمارا بیعت کا تعلق اور غلامی کا رشتہ جو ہم نے تیرے رسول، تیرے مسیح، اور تیرے خلفاء سے باندھا ہے وہ ہمیشہ مضبوطی سے قائم رہے۔

اے خدا! ہمارے بیماروں کو شفا دے، ہمارے کمزوروں کو طاقت بخش، ہمارے غریبوں کو مالدار بنا، ہمارے ضرورتمندوں کی ہر ضرورت کو پورا کر اور ہمارے جاہلوں کی جھولیاں دینی اور دنیوی علوم سے بھر دے۔ اے خدا ابتلاؤں میں ہمیں ثابت قدم رکھ اور کامیابیوں میں ہمیں مزاج کے منکسر اور طبیعت کے غریب بنا۔ اے خدا تیرے اور تیرے رسولؐ کے خلاف نہایت گندہ اور مکروہ اور ناقابلِ برداشت لٹریچر شائع ہو رہا ہے ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھ اور اس کے خلاف قلمی اور لسانی جہاد کی ہمیں توفیق دے اور اس میں ہمیں کامیاب فرما۔ اے خدا ایسا نہ ہو کہ حاسدوں کی کوششیں ہمارے قومی شیرازہ کو بکھیر دیں اور ہم میں لامرکزیت آجائے۔ اے خدا حاسد اپنے حسد میں جلتے ہی رہیں۔ ہمارا قومی شیرازہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے اور ہمارا مرکز ہمیشہ ابد تک نوع انسان کی بھلائی اور خدمت کا مرکز بنا رہے۔

اے خدا ہمارا قادیان ہمیں جلد کامیابی و کامرانی کے ساتھ واپس دلا۔ اے ہمارے اللہ! اے ہمارے رب! ہم تیرے ہی آستانہ پر جھکتے ہیں، تجھ پر ہی ہمارا توکل ہے تو ہی ہمارا سہارا ہے ہمیں بے سہارا نہ چھوڑیو یا ربّ العالمین۔

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک نہایت ایمان افروز روایت

اظہار تشکر اور درخواست دعا

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت شیخ یعقوب علی صاحبؓ عرفانی، حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ اور دوسرے بہت سے جلیل القدر صحابہ جو تاریخ احمدیت کے حامل و مخزن تھے ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے اور تاریخ کے نہایت قیمتی، نادر اور بیش بہا خزانے زیر لحد دفن ہو چکے۔

تاہم اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خاص تحریک اور توجہ کی بدولت تاریخ احمدیت کی تدوین کا کام ایسے وقت میں ہو رہا ہے جبکہ حضور کی مقدس شخصیت کے علاوہ کئی ایسے بزرگ وجود موجود ہیں جنہوں نے سلسلہ کا قدیم دور بچشم خود دیکھا ہے اور اس بارے میں وقتاً فوقتاً رہنمائی بھی فرماتے رہتے ہیں۔ ان بزرگوں میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی سرفہرست ہیں جنہوں نے اپنی معلومات قیمتہ اور اہم معروضات کے باوجود سلسلہ کی نادر تحریرات کو ... کرنے میں کوئی دقیقہ بھی فروگذاشت نہیں ہونے دیا۔

چنانچہ وسط ۱۹۶۲ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار نے حضرت قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ (نور اللہ مرقدہ) کی خدمت میں عرض کیا کہ تاریخ احمدیت کے حصہ سوم میں مجھے احمدیہ بلڈنگس لاہور کے اس مکان کے ماحول کا خاکہ درج کرنا ہے جہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال مبارک ہوا۔ اس پر آپ نے اپنے قلم مبارک سے ایک خاکہ بنا کر مجھے عطا فرمایا۔ (جو اب تک میرے پاس تبرکاً محفوظ ہے) نیز حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ذکر کر کے ارشاد فرمایا کہ انہیں اس زمانہ کے واقعات اچھی طرح یاد ہیں۔ ان سے بھی دریافت کریں چنانچہ خاکسار نے حضرت سیدہ موصوفہ کی خدمت میں خاکہ کی نقل بھجواتے ہوئے مزید رہنمائی کے لئے درخواست کی۔ ابھی چند ہی گھڑیاں گذرے ہوں گے کہ حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی طرف سے چھ صفحہ کا ایک مفصل مکتوب موصول ہوا۔ جس میں آپ نے نہ صرف مقام وصال اور اس کے ماحول کی نشاندہی فرمائی بلکہ اس جو حضور علیہ السلام کے آخری لمحات کے بارے میں ایک ایسی ایمان افروز روایت بھی سپرد قلم فرمائی جو سلسلہ کے لٹریچر میں آج تک نہیں آئی تھی۔ میں نے جب ربوہ، لاہور، سیالکوٹ، ملتان اور دوسرے شہروں کے بعض اجتماعات میں یہ روایت سنائی تو بلا ساختہ سننے والوں پر ایک عجیب رقت کی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ بہرکیف روایت یہ تھی کہ:۔

"آپ (حضرت مسیح موعودؑ ناقل) وسط صحن میں بیٹھ کر آخری شام دیر تک مضمون لکھتے رہے تھے آپ کے چہرہ مبارک پر ایک خاص جوش اور خاص سرخی تھی اور قلم معمول سے زیادہ تر تیز تھا مجھے اس وقت آپ کے پاس بیٹھ کر اس انہماک اور تیزی سے لکھنے پر اپنا خواب یاد آیا تھا جو میں آپ کو سنا چکی تھی اور وہم آیا جس کو بار بار دل سے دور کرنے کی کوشش کی تھی یہی خیال آتا تھا کہ اس خواب میں آپ اسی طرح بستر پر بیٹھے اسی رنگ میں لکھ رہے تھے۔

میں نے لاہور آنے سے کچھ عرصہ ہی پہلے یہ خواب دیکھا تھا کہ میں نیچے اپنے صحن میں ہوں اور گول کمرہ کی طرف جاتی ہوں تو وہاں بہت لوگ ہیں جیسے کوئی خاص مجلس ہو مولوی عبدالکریم صاحبؓ دروازے کے پاس آئے اور مجھے کہا بیٹی جاؤ ابا سے کہو کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ تشریف لے آئے ہیں آپ کو بلا رہے ہیں۔ آپ نے لکھتے لکھتے نظر اٹھائی اور مجھے کہا کہ جاؤ کہو "یہ مضمون ختم ہوا اور میں آیا" ٹھیک یہی الفاظ تھے اور وہی نظارا میری آنکھوں میں اس آخری شام کو پھر گیا"

(اس بصیرت افروز مکتوب کا چربہ تاریخ احمدیت حصہ سوم کے آخر میں شائع شدہ ہے)

یہ تو حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ مبارک کی تاریخ کے سلسلہ میں حضرت سیدہ کی مشفقانہ ذرہ نوازیوں کی ایک مثال ہے۔ جہاں تک حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے زمانہ کا تعلق ہے آپ کی نوازشات کا سلسلہ بدستور جاری رہا چنانچہ ۱۹۶۳ء میں (حضرت مسیح موعود کے زندہ نشان) مخدومی جناب نواب عبدالرحیم صاحب خالد بیرسٹر نے مالیر کوٹلہ سے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے چشم دید حالات تحریر فرمائے تو حضرت سیدہ نے ان پر کمال مہربانی سے نظر ثانی فرمائی اور اپنے قلم سے بعض اہم اور داد فاضلانہ نوٹ بھی درج کئے جو میرے لئے مشعل کی حیثیت رکھتے تھے بعد ازاں یہ حالات اس ناچیز کو بذریعہ رجسٹری ارسال فرما دئے جن کا اکثر و بیشتر حصہ تاریخ احمدیت کے چوتھے حصہ کی زینت ہے

اس ضمن میں حضرت سیدہ مدظلہا العالی کا وہ مکتوب گرامی بھی نہایت درجہ اہمیت کا حامل ہے جو حال ہی میں الفضل (۲۹ جنوری ۱۹۶۳ء کی اشاعت) میں چھپا ہے اور جس میں آپ نے ازراہ شفقت "تاریخ احمدیت" میں مندرج ایک واقعہ کی تصحیح بھی فرمائی ہے۔ اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے ایک وجد آفرین واقعہ کا بھی تذکرہ فرمایا یعنی بیت الدعا میں حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی اجازت سے دعا کا واقعہ جیسے تاریخ احمدیت کا ایک زریں گمگشتہ ورق کہنا چاہیئے۔

میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی اس بروقت رہنمائی پر سرتاپا ممنونیت ہوں اور ہر دم دعاگو کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مبارک سایہ ہم پر تادیر قائم رکھے اور ہمیں بھی آپ کی برکتوں سے نوازتا رہے آمین۔

بالآخر میں نہایت درد دل کے ساتھ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے سید و مولیٰ حضرت رسول خدا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اذا کلفتموھم ما یغلبھم فاعینوھم (بخاری مصر کتاب العتق صفحہ ۵۷) یعنی جب تم کوئی بھاری ذمہ داری اپنے کسی کمزور غلام پر ڈالیں تو انہیں اس کا ہاتھ ضرور بٹانا چاہیئے لہٰذا سلسلہ کے ایک ادنیٰ ترین خادم ہونے کی حیثیت سے میری بھی بزرگان جماعت اور دوسرے تمام احباب سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ گذارش ہے کہ موجودہ مرحلہ پر جبکہ خلافت ثانیہ کی تاریخ زیر ترتیب ہے مناسب مواد کی فراہمی کے ساتھ ساتھ اپنی نیم شبی دعاؤں سے بھی مدد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ناچیز کو محض اپنے فضل سے اس نازک ترین ذمہ داری سے صحیح معنوں میں عہدہ برآ ہونے کی سعادت بخشے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے ازراہ شفقت و ذرہ نوازی مجھ پر ڈالی ہے۔

میں نہایت درجہ ناکارہ اور بے حقیقت انسان ہوں اگر اپنی زندگی میں خدا کے دین اور اس کے سلسلہ کی خدمت کی کچھ بھی توفیق پا سکوں تو اس کا بہت بڑا احسان ہوگا۔

یا من ھو احب من کل محبوب اغفرلی ذنوبی وادخلنی فی عبادک المخلصین۔

درخواست دعا اور اظہار تشکر

مجھے ۲۳ جنوری ۱۹۶۳ء کو فالج کا خفیف حملہ ہوا تھا۔ اب احباب کی دعاؤں سے کافی حد تک آرام ہے اور بلڈ پریشر کی تکلیف میں بھی بتدریج کمی ہو رہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ مقامی احباب اور بزرگ بڑی کثرت کے ساتھ میری بیمار پرسی کے لئے تشریف لاتے رہے ہیں۔ میں ان تمام احباب و بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (حافظ محمد رمضان فاضل دارالرحمت وسطی ربوہ)

عازمینِ حج توجہ فرمائیں

جن ایام میں حج کے لئے درخواستیں دی جا رہی تھیں۔ کئی احمدی بھائیوں کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی تھی کہ انہوں نے درخواستیں بھجوا دی ہیں یا بھجوانے کا انتظام ہو رہا ہے لیکن بعد میں اکثر نے خاموشی اختیار کر لی۔ جن بھائیوں کے متعلق معین طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ وہ فریضہ حج کے لئے دیارِ حبیب کو روانہ ہو رہے ہیں۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۔ مکرم عبد الحمید صاحب عارف گڑھی شاہو لاہور
۲۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ " " "
۳۔ محترمہ والدہ صاحبہ مکرم میاں محمد شریف صاحب قائد مجلس گوجرانوالہ
۴۔ محترمہ والدہ صاحبہ مکرم مبارک احمد صاحب قائد مجلس کراچی

(یہ چاروں عازمین انشاء اللہ تعالیٰ کراچی سے بذریعہ بحری جہاز ٦ مارچ ۱۹٦٤ء کو روانہ ہونگے)

۵۔ مکرم فتح محمد خاں صاحب بستی بزدار ڈاکخانہ خاص تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخاں

(یہ صاحب انشاء اللہ تعالیٰ ۱۹ فروری ۱۹٦٤ء کو کراچی سے بذریعہ بحری جہاز روانہ ہونگے)

٦۔ مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیر جماعت احمدیہ قادیان
۷۔ مکرم مرزا نذیر حسین صاحب لاہور
۸۔ مکرم جمعدار غلام رسول صاحب کوئٹہ
۹۔ مکرم چوہدری رحمت خاں صاحب امام مسجد لندن
۱۰۔ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب جلال پور ڈاکخانہ دریا خاں مری ضلع نوابشاہ (سندھ)
۱۱۔ مکرم ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات
۱۲۔ مکرم چوہدری نتھے خاں صاحب گوٹھ نتھے خاں ڈاکخانہ گمبٹ ضلع خیرپور (سندھ)

(ان کی تاریخ روانگی معلوم نہیں ہو سکی۔ نوازش ہو گی اگر یہ حضرات اپنے پروگرام سے خاکسار کو جلد از جلد مطلع فرما دیں۔)

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

رمضان مبارک کے ایام ہمارے لئے کئی رنگ میں سبق آموز ہیں

انسان کی زندگی میں بیسیوں رمضان آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں اور عمومی رنگ میں ہر ایک انسان اس سے مستفیض بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان میں ایسے لوگوں کی تعداد بہت قلیل ہے جو ان ایام میں گہرے غور و فکر سے اس کی گہرائیوں میں گم ہونے کی سعی کرتے ہیں۔ یہ بابرکت ایام کئی رنگ میں ہمارے لئے اہم اسباق کے حامل ہوتے ہیں پس اگر ان میں کما حقہٗ عمل کیا جائے اور امر بالمعروف کے تحت اچھے اچھے ماحول میں بھی یہ رنگ پیدا کرنے کی سعی کی جائے تو دنیا کی کایا ہی پلٹ سکتی ہے۔ مثلاً اگر غریبوں اور مسکینوں کی امداد کا صحیح احساس ہی پیدا ہو جائے تو سارے جھگڑے اور فساد ہٹ جائیں اور دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔ (قائد ایثار)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم مولوی عبد الواحد صاحب سابق ایڈیٹر اصلاح سرینگر کشمیر کا دایاں بازو کمزور ہو رہا ہے ذیابیطس کے باعث انہیں بار بار پیشاب کی حاجت بھی ہوتی ہے۔ احباب جماعت۔ درویشان قادیان ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ اگر کسی دوست کو اس مرض کا مجرب نسخہ معلوم ہو تو اس خاکسار کو اطلاع دیں۔ میں وہ نسخہ مولوی صاحب کو پہنچا دوں گا۔

(محمد اسد اللہ قریشی الکاشمیری مربی سلسلہ حال ربوہ)

۲۔ خاکسار کے والد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور آجکل بہت زیادہ کمزور ہو گئے ہیں۔ اس لئے بزرگان سلسلہ دعا فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

بشیر احمد کلیم قائد مجلس خدام الاحمدیہ
پنڈ بیگووال۔

دار الضیافت ربوہ میں موصول ہونیوالے عطایاجات و صدقات

ماہ جنوری ۱۹۶۴ء میں مندرجہ ذیل بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے عطایاجات / صدقات فدیہ جات اور افطاری روزہ داران کی مدات میں رقوم موصول ہوئی ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اللہ تعالیٰ قبول فرماوے اور ان سب کو ان کے جملہ مقاصد میں کامیاب فرمادے اور ہر بلا و شر سے محفوظ رکھے اور ہر حال میں ان سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

(مرزا انور احمد افسر لنگرخانہ حضرت مسیح موعودؑ ربوہ)

عطایاجات

نام	مد	رقم
محترمہ حاکم بی بی صاحبہ معرفت سیکرٹری مال جماعت جھنگ	عطیہ	۲—۰۰
مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید	"	۵—۰۰
مکرم ملک عبد الرب صاحب گولبازار ربوہ	"	۵—۰۰
" قریشی عبد الرشید صاحب مزنگ لاہور منجانب مولوی برکت علی صاحب لائق مرحوم	" پارچاجات کوٹ ۲ عدد، قمیص ۲ "، شلوار ۲، گرگابی ۱ جوڑا	

صدقات

نام	مد	رقم
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری محمد لطیف صاحب سیالکوٹ	صدقہ بکرا	۳۰—۰۰
مکرم ڈاکٹر عبد القدیر صاحب قاضی احمد (سندھ)	صدقہ	۲۰—۰۰
" ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب اللہ آباد (نوابشاہ سندھ)	"	۱۰—۰۰
" شیخ مبارک احمد صاحب محلہ شاد چمن چراغ راولپنڈی	"	۲۰—۰۰
" چوہدری عبد الحق صاحب کراچی بذریعہ مرزا انور احمد صاحب	صدقہ بکرا	۵۰—۰۰
محترمہ طاہرہ ناصر احمد شاہ صاحب کراچی " " "	"	۳۰—۰۰
مکرم ڈاکٹر سردار علی صاحب ربوہ	صدقہ	۵—۰۰
مکرم ملک بشیر احمد صاحب کراچی	صدقہ بکرے	۸۵—۰۰
" ملک منیر احمد صاحب F.R.A پشاور حال ربوہ	صدقہ بکرا	۳۵—۰۰
محترمہ اہلیہ شیخ محمد سعید صاحب لاہور چھاؤنی	صدقہ	۵—۰۰
محترمہ اہلیہ اخوند فیاض احمد صاحب لاہور	صدقہ	۵—۰۰

صدقات افدیہ رمضان

نام	مد	رقم
مکرم ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب احمد مصطفٰے صاحب مصطفٰے پارک اوکاڑہ	فدیہ رمضان	٦۰—۰۰
محترمہ بلند بیگم صاحبہ ۹۳ دھرمسالہ روڈ لاہور کینٹ	"	۱۰۰—۰۰
" " " "	صدقہ بکرے	۳۵۰—۰۰
محترمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ " "	فدیہ رمضان	۱۰۰—۰۰
" " " "	افطاری مہماناں	۳۰—۰۰
مکرمہ مجیدہ خاتون صاحبہ دار الرحمت شرقی ربوہ	فدیہ رمضان	۱۰—۰۰
مکرم حکیم فضل محمد صاحب پبی ضلع پشاور	افطاری روزہ داران	۱۰—۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری شاہنواز خاں صاحب کراچی	صدقہ	۱۰۰—۰۰
مکرم حافظ عزیز احمد صاحب راجے والی چنیوٹ	صدقہ بکرا	۲۵—۰۰
پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور	صدقہ بکرا	۳۵—۰۰
ایک صاحب از لاہور	"	۳۵—۰۰
محترمہ سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	صدقہ بکرا	۳۵—۰۰
محترمہ الکبریٰ بیگم صاحبہ دار الرحمت شرقی ربوہ	صدقہ	۱۰—۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ کرنل مبارک احمد صاحب بذریعہ مکرم اختر صاحب ناظر دیوان ربوہ	صدقہ	۵—۰۰
مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ وکیل سرگودھا	صدقہ	۱۵—۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ ناصر احمد صاحب باجوہ ربوہ	صدقہ	۵—۰۰
محترمہ الکبریٰ خانم صاحبہ چک ۵۹۱ گنگاپور ضلع لائلپور	صدقہ بکرا	۳۰—۰۰
مکرم عبد الرب صاحب گولبازار ربوہ	صدقہ	۵—۰۰
" شیخ محمد رفیع الدین صاحب بذریعہ محمد عالم صاحب سیکرٹری مال جماعت گوجرانوالہ	صدقہ بکرا	۲۵—۰۰
" شیخ بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال کوٹ مومن ضلع سرگودھا	صدقہ	۵—۰۰
" پاشا صاحب بذریعہ سید میر داؤد احمد صاحب ربوہ	صدقہ بکرا	۳۰—۰۰
" اے ایف ایم عبد القادر صاحب ڈاکٹر کالونی حیدرآباد	صدقہ بکرا	۲۵—۰۰
مکرمہ مسز ممتاز حنیف صادق پبلک سکول بہاولپور	افطاری مہماناں	۵—۰۰
مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب معرفت یونائیٹڈ کمشن شاپ صادق آباد	صدقہ	۵—۰۰
محترمہ زاہدہ ملک صاحبہ میانچنوں	صدقہ بکرا	۳۲—۰۰
محترمہ بیگم شمشاد علی خاں صاحبہ ۹۳ دھرمسالہ روڈ لاہور کینٹ	صدقہ بکرے	۱۰۰—۰۰
مکرم مقبول حامد صاحب بذریعہ محمد علی صاحب سکنہ لاکھیانوالہ لائلپور	صدقہ	۲—۰۰

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاری ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ ۱۵ دن کے اندر اندر دفتر کو تفصیلاً آگاہ فرماویں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

(۳) وصیت کی منظوری تک اگر وصیت کنندہ چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں!

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۱۶۹۹۱ میں اقبال احمد خان ولد مولوی عبد الواحد خان صحابی قوم راجپوت سورج بنسی پیشہ ... عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱۹۸ بہار کالونی کراچی ۲ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میں کہیں ملازم ہوں۔ میرے اخراجات میرے لڑکے ادا کرتے ہیں جیب خرچ دس روپے ماہوار دیتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد اقبال احمد بقلم خود گواہ شد عبد الواحد صحابی والد موصی احمدیہ ہال کراچی صدر گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۱۹۷ میں فاطمہ بیگم زوجہ محمود احمد قوم حبشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ... ۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت میری جائیداد زیور ایک ہزار روپے کا ہے اور کوئی آمد نہیں ہے میرا حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی جائیداد یا آمد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر آمد جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد فاطمہ بیگم اہلیہ محمود احمد حبشی گواہ شد محمود احمد حبشی دار الصدر جنوبی ربوہ گواہ شد عبد العزیز صدر۔ دار الصدر جنوبی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۹۶ میں نور حسین ولد محمد رمضان قوم راجپوت کھوکھر پیشہ باربر عمرہ ۵ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن دار الرحمت غربی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ... ۶۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پہ ہے جو اس وقت چالیس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی الراقم الحروف رشید احمد پسر موصی العبد نور حسین بقلم خود ولد محمد رمضان محلہ دار الرحمت غربی ربوہ گواہ شد رشید احمد ولد نور حسین پسر موصی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۹۸ میں مبارکہ بیگم بیوہ سید گلزار احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات حال راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد میری ملکیت ہے مہر ۳۰۰/- روپے جو کہ میں نے وصول کر لیا ہوا ہے تین بیگھہ اراضی بارانی واقع موضع کھاریاں ضلع گجرات میں ہے جس کی موجود قیمت اندازاً ۵۰۰/- روپے ہوگی میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میری ماہوار آمد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ میرے لڑکی کی آمد پر ہے میں اپنی ماہوار آمد کا اگر آئندہ کبھی ہوگی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی منظوری وصیت کے بعد مندرجہ جائیداد کا میں خود ادا کرنے کی ذمہ دار ہوں الامۃ مبارکہ بیگم ۳/۴۲ سید پور روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد قریشی محمد افضل وصیت ۵۵۶ سید پور روڈ راولپنڈی گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا مال ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۹۹ میں صدیقہ بیگم زوجہ محمد صدیق صاحب قوم ترکھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ۳/۱۳۰ پی اے ایف کیمپ ڈرگ روڈ کراچی ۸ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ اپریل ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے میرا مہر بذمہ خاوند مبلغ ۳ صد پچاس روپے ہے ۲۔ میرا زیور بتفصیل ذیل ہے (۱) کانٹے طلائی ایک جوڑی وزن ایک تولہ (۲) ٹکہ طلائی ایک عدد وزن ۱/۲ ۱ تولہ (۳) انگوٹھی طلائی ایک عدد وزن ۴ ماشے جملہ وزن ۲ تولہ ۱۰ ماشے۔ ۳۲۰/- روپے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میں اپنے مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میری کوئی آمد نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامۃ صدیقہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۲۰۰ میں ظفر اقبال ولد چوہدری برکت علی صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی معرفت شملہ بلڈنگ ہاؤس کلیٹن روڈ کوارٹرس کراچی ۵ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ اپریل حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ ایک صد پچاس روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد ظفر اقبال بقلم خود گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۲۰۱ میں محمد صدیق ولد مولوی محمد اسماعیل مرحوم قوم لوہار پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۳/۱۳۰ پی اے ایف کیمپ ڈرگ روڈ کراچی ۸ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ بتاریخ ۱۲ اپریل ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ۱۸۰/- روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد محمد صدیق بقلم خود۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد سیکرٹری وصایا کراچی گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۱۷۲۰۲ میں عبد المجید ولد جمال الدین صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۴۲ء ساکن ۸-۱۹۳-ای ایم ایچ ایس ملک ٹرانسپورٹ کراچی ۳ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ اگست ۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے مبلغ ۳۰۰/- صد روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد محمد الدین منیجر ملک ٹرانسپورٹ ۸-۱۹۳-ای ایم ایچ سوسائٹی کراچی نمبر ۳۔

درخواست دعا

خاکسار بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے اور عموماً بیمار رہتا ہے احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سب پریشانیوں کو دور فرمائے اور صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔" (خاکسار محمد بدر علی کراچی)

۲۔ میرے دوست منور احمد متعلم جامعہ احمدیہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔

درویشان قادیان اور احباب جماعت دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ صحت عطا فرمائے

(شریف احمد رازی کارکن دفتر الفضل و السوم)

ایک مراسلہ

ہفت روزہ "لاہور" مورخہ ۳ر فروری ۶۴ء میں "پابندی کے بعد" کے زیر عنوان ایک مراسلہ شائع ہوا ہے جو درج ذیل ہے:-

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام مسنون! آپ نے صحیح لکھا ہے کہ اس ملک میں سب سے زیادہ جرأت مندانہ اقدام یہ ہے کہ اسلام کے نام پر سیاسی فریب کاریاں کرنے والوں پر ہاتھ ڈالا جائے کیونکہ مذہب کا واسطہ عام طور پر جذبات کی برانگیختگی کا باعث بنتا ہے حکومت نے گو بڑی دیر کے بعد جماعتِ اسلامی کو سمجھا تاہم اب جو سمجھا ہے تو ضرورت اس بات کی ہے کہ اس پابندی کو مؤثر بنایا جائے جس کے کئی جائز طریقے ہیں۔۔۔ اوّل تو یہ کہ تمام وہ سرکاری ملازم جو اس تخریبی جماعت کے رکن ہیں یا اس سے ہمدردی کا دم بھرتے ہیں ان کا محاسبہ کیا جائے اور سکریننگ کے ذریعہ انہیں نکال باہر کیا جائے تاکہ وہ حکومت کے راز اس خلافِ قانون جماعت کو نہ پہنچائیں۔ ابھی اگلے ہی دن کی بات ہے مجھے ایک دوست نے بتایا کہ حکومتِ مغربی پاکستان نے اپنے ملازموں کی اس جماعت سے وابستگی معلوم کرنے کے سلسلہ میں ایک سوالنامہ جاری کیا ہے لیکن حکومت کے جاری کرنے سے بھی قبل جماعتِ اسلامی کے قیّم طفیل محمد صاحب کراچی میں اس پر اعتراضات بھی کر چکے تھے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ جماعتِ اسلامی کے کسی ہمدرد نے یہ راز بھی قبل از وقت ان تک پہنچایا ہوگا۔

حکومت کو میرے خیال میں یہ تو ضرور معلوم ہوگا کہ جماعتِ اسلامی کا عوام میں پراپیگنڈہ بہت زیادہ ہے اور یہ سارا پراپیگنڈہ تخریبی ہے۔ اور مظلوم بنا کر عوام میں گھسنے کی خطرناک کوشش ہے اس کا بہتر توڑ یہ ہے کہ مودودی صاحب کی کتب کو سامنے رکھ کر باقاعدہ سیاق و سباق کے ساتھ ان پر سنجیدہ مضامین لکھوائے جائیں اور ان کی عام اشاعت کی جائے سکولوں۔ کالجوں اور عوامی پلیٹ فارموں پر اس جماعت کے خطرناک سیاسی عزائم کو بے نقاب کر کے عوام کے ذہن سے اِن کی جھوٹی اور سیاسی مظلومیت کا ملمع اتارا جائے اور یہ ملمع بڑی آسانی سے اتر سکتا ہے۔ مودودی صاحب کی کتب اور ان کی عملی زندگی تخریبی اور اینٹی اسلامک اقدامات سے بھری پڑی ہے۔ اسے بتدریج یکے بعد دیگرے موثر مضامین کی شکل میں پبلک کے سامنے آنا چاہیئے۔ ان کے قول و فعل میں تضاد کو خوب بے نقاب کرنا چاہیئے۔ مثلاً پبلک کو بتانا چاہیئے کہ جو جماعت آج ٹاہل کیا دھر اُدھر سے وکلاء سے اپنے حق میں قرارداد لیا پاس کروا تی پھر رہی ہے۔ اس کے امیر نے ۔۔۔ وکالت کے پیشے کو نجس اور اس کی آمد کو مالِ حرام قرار دیا ہے۔ بلکہ جب ۵۱ء میں طفیل محمد صاحب یونیورسٹی کی سیٹ سے کھڑے ہوئے تو ان کے حق میں تقسیم کئے جانے والے انتخابی لٹریچر میں بڑے پرشد و مد سے یہ کہا گیا تھا کہ انہوں نے وکالت جیسا حرام پیشہ چھوڑ کر ٹھیکیداری ایسا (حلال) پیشہ اختیار کر لیا ہے۔۔۔ اسی طرح عوام کو بتایا جائے کہ مودودی صاحب ۔۔۔ (جب تک ان کی تخت تک رسائی نہ تھی) حکومتِ سعودی عرب کے خلاف کیا کیا زہر اگلتے رہے ہیں اور حکومت سعودی عرب کے اکابر کو کیسے کیسے برے ناموں اور خطابوں سے یاد کرتے رہے لیکن اب جب سے امریکہ کے واسطہ سے ناصرازم کی مخالفت کرنے کے لئے ان کی "رابطہ اسلامی" کے نام پر وہاں تقدیر کھل ہے۔ جو جب بھی یہاں حالات کا رخ ذرا بھی ناخوشگوار ہو وہ بھاگتے ہی سب سے پہلے سعودی عرب پہنچ جاتے ہیں ۔۔۔ پھر "اخوان المسلمون" کی تاریخ دہرانی چاہیئے کہ اس کے مقاصد کس قسم کے خطرناک سیاسی تھے اور انہوں نے ان کے حصول کے لئے کیا کیا خطرناک طریقے اختیار کئے اور جماعتِ اسلامی جو ہو بہو اُس کا چربہ ہے قواعد و ضوابط میں منشور میں۔ طریق کار میں۔ عزائم میں۔ اس کا آئندہ کیا پروگرام تھا ۔۔۔ بلکہ "اخوان المسلمون" اور جماعتِ اسلامی کے درمیان لٹریچر کے ترجمہ و تبادلہ والا معاہدہ اور اس کے پس پردہ ادارے بھی شائع ہونے چاہئیں اگر ایسا نہ کیا گیا اور حکومت صرف پابندی کا ایک حکم نافذ کر کے ہی مطمئن بیٹھی رہی اور ان سیاسی ملاؤں کو اپنی جھوٹی مظلومیت کے جراثیم پھیلانے کے جراثیم کا موقع مل گیا تو حکومت کا یہ اقدام عملاً غیر موثر ہو کر رہ جائے گا! ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت مرکزیہ یا صوبائی محکموں کے تعلقاتِ عامہ کے شعبے اس معاملہ میں ہوشیار و خبردار ہوں اور باقاعدہ محاذ بنا کر اب اس زیرِ زمین محاذ کا مقابلہ کیا جائے۔ جو اب پردہ کے پیچھے ہو جانے سے زیادہ خطرناک ہو جائے گا۔ فقط۔

تمہید الاسلام۔ فریئر روڈ ۔۔۔ (کراچی)

باشندگان ربوہ کے لئے ضروری اعلان

باشندگانِ ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قوانین مروجہ کی رو سے پیدائش و اموات کا اندراج فوری طور پر دفتر کمیٹی میں کروانا ضروری ہے۔ اسی طرح ہر نومولود کو چیچک کا ابتدائی ٹیکہ کروانا بھی اس کے سرپرست کی ذمہ داری ہے لہٰذا پیدائش و اموات ایسے تمام کیس جن کا اندراج ابھی تک نہیں ہوا ان کی اطلاع فوراً دفتر ہذا میں دی جائے نیز بچوں کو چیچک کا ابتدائی ٹیکہ جلد کروا لیا جائے اور آئندہ کیلئے نوٹ کر لیا جائے کہ امور مندرجہ کی عدم تعمیل پر افرادِ متعلقہ کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ (سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

وعدوں کے ساتھ ادائیگی

احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ جو دوست وعدوں کے ساتھ ہی ادائیگی کی کوئی صورت نکال سکتے ہوں وہ ضرور ایسا کریں کہ عنداللہ ماجور ہوں یہ امر ان کے لئے مزید حصولِ ثواب کا موجب ہوگا چونکہ:

اوّل - سلسلہ کا بہت سا روپیہ جو یاد دہانیوں میں خط و کتابت اور وصولی کی خاطر انسپکٹروں کے دوروں پر خرچ ہوتا ہے بچ جائے گا۔

دوسرے بقایاداران کی نسبت کم رہنے کی وجہ سے ان کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دی جا سکے گی۔

اس سے انشاء اللہ تعالیٰ وصولی کی اوسط بڑھ جائے گی۔

(ناظم مال وقف جدید)

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے:-

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں"

احبابِ جماعت ۔۔۔ حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثوابِ دارین حاصل کریں!

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواست دعا

میری اہلیہ کو نمونیہ ہوگیا تھا الحمد للہ کہ مولا کریم نے اپنے فضل سے صحت عطا فرمائی لیکن کھانسی کی شکایت ہنوز باقی ہے اسی طرح میری بیٹی امۃ الحی اہلیہ چوہدری افتخار احمد صاحب ہیڈ فاؤنڈی گجرات کو سل کا عارضہ ہوگیا تھا۔ احباب ازراہ کرم دعا فرماویں کہ مولا کریم ہر دو کو صحت کاملہ اور شفا عاجل عطا فرمائے آمین (محمد شجاعت علی سٹور انسپکٹر مینٹل ...)

۲- میری بھتیجی نصرت بشریٰ اریل سے گر گئی جس کی وجہ سے اس کی ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور بھی چوٹیں آئی ہیں احباب جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو مکمل صحت دے آمین۔ (عبد القیوم پوسٹل کلرک پوسٹ آفس ربوہ)

ایک ضروری یاد دہانی

محترم سید داؤد احمد صاحب ربوہ

خاکسار احبابِ جماعت کو اس اعلان کے ذریعے دار الاقامۃ النصرۃ کے بارے میں یاددہانی کروانا چاہتا ہے کہ اپنے صدقات اور فدیے ادا کرتے وقت اس ادارے کو خاص طور پر یاد رکھیں اس ادارے کے اخراجات چھ سات سو روپیہ ماہوار تک پہنچ گئے ہیں اور اسے جاری رکھنے کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

گمشدہ نقدی کے متعلق اعلان

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایک غریب کارکن کی نقدی جو ایک مجوزہ نوٹ بک میں رکھی ہوئی تھی جس میں اس کا ایک نوٹ اور ایک بانڈ اور چند ضروری کاغذات بھی تھے غالباً گول بازار کے راستہ میں مسجد کے قریب کسی جگہ گر گئی ہے اگر کسی صاحب کو ملے تو وہ مہربانی فرما کر ٹی آئی کالج میں آفس سپرنٹنڈنٹ کو پہنچا کر شکریہ کا موقعہ عنایت فرمائیں اور انعام بھی حاصل کریں۔ (محمد احمد انور۔ ایم اے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴ -